رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ دو روپے آٹھ آنے

نمبر	۱۵ جون سنہ ۱۹۲۹ء	۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۸ھ	جلد

نظم برائے جلسہ ۲ جون سنہ ۱۹۲۹ء

مرحبا جلسۂ اسلام مبارک ہووے
پھرتی ہے رحمت حق جھولیاں بھرتی سب کی
عالموں سے ہوئی کیا خوب منوّر محفل
پیہم آتی ہے یہی عالم بالا سے ندا
آج خوش ہو کے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں
از سرِ صدق و صفا آئے جو یاں انکو ملک
رونقِ بزم جو اسوقت ہوئی ہیں بہنیں
تھیں جتنے ہیں اس بزم کے انکو یا رب
حبّذا اہل جماعت یہ تمھاری ہمّت
اور جو بانی مبانی ہیں حضور اقدس

آج یہ مجمع عظّام مبارک ہووے
میری بہنو! تمھیں انعام مبارک ہووے
پند اور وعظ کا اعلام مبارک ہووے
ایسے جلسوں کا سر انجام مبارک ہووے
احمدیہ! تمھیں یہ کام مبارک ہووے
کہتے ہیں بر سر ہر گام مبارک ہووے
ان کو یہ رونقِ اسلام مبارک ہووے
سعی مشکور کا انجام مبارک ہووے
تم کو اسکار میں اقدام مبارک ہووے
دین و دنیا میں انہیں نام مبارک ہووے

مظہر فیضِ اتم حضرتِ محمود احمدؑ
آپ کے صدقے سے دربار ہوا یہ قائم
آپکی صحبتِ عالی میں گھڑی بھر جو رہے
ہم تھے اسکار کی تدبیر میں بے یار و معین
واہ وا خوب ہماری ہوئی خواہش ظاہر

آپ کو جلسوں کا انعام مبارک ہووے
کہتے ہیں دیکھ کے حکّام مبارک ہووے
صبح تو خیر ہوا اور شام مبارک ہووے
تیری قوت سے یہ ابرام مبارک ہووے
ہر جگہ دین کا یہ لام مبارک ہووے

آج ثابت ہوئی وہ آپ کی رؤیا صادق
ماہ رمضان کا الہام مبارک ہووے

راقمہ امۃ الحفیظ بیگم دختر مولوی سراج الحق صاحب سکریٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ

۲ ـ جون کا جلسہ

بفضلہ خدا جلسہ ۲ رجون بزیر سرپرستی لجنہ اماءاللہ بوقت ۷ بجے صبح اسلامیہ ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوا ـ باوجود اسکے کہ بعض مسلمانوں نے مستورات کو روکنا چاہا مگر کامیاب نہ ہوسکے ـ روشن خیال بہنیں تشریف لے آئیں جن کی تعداد قریباً پانسو تھی بزیر صدارت جناب فیروزہ بیگم صاحبہ سب انسپکٹرس امداد باہمی سرکل مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی:ـ

سب سے اوّل محترمہ صدر صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کے بعد "نبی کریم صلعم کا غیر مذاہب والوں سے معاملہ بلحاظ تعلیم و تعامل" پر تقریر کی خاکسار نے "توحید باری تعالیٰ" پر مضمون پڑھا ـ امۃ الرحمٰن نے اپنا تیار کیا ہوا مضمون سنایا ـ اور عزیزہ محمودہ بیگم نے ہمشیرہ افضل آرا بیگم نے خاتم النبیین نمبر میں سے نعت شریف پڑھی ـ پھر امۃ اللہ بیگم نے اپنا مضمون تعریف رسول کریم صلعم سنایا ـ حاکم بی بی صاحبہ زوجہ غلام حیدر صاحب نے خاتم النبیین میں سے ایک مضمون سنایا ـ پھر ایک چھوٹی بچی نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم کا کچھ حصہ پڑھکر سنایا ـ اور اہلیہ حکیم محمد الدین صاحب (پریذیڈنٹ لجنہ اماءاللہ) نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت مع ترجمہ کی ـ پھر دو بہنوں نے نہایت خوش الحانی سے نعت شریف پڑھی آخر میں استانی صاحبان اسلامیہ ہائی گرلز سکول نے ملکر نعت خوانی کی ـ اور قریباً ۱۰ بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا بہت ہی پُر لطف نظارہ تھا ـ الحمد للہ علیٰ ذالک ✦

خاکسارہ سلمہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماءاللہ گوجرانوالہ

۲ رجون کے جلسے کامیاب رہے

حضرت امام کی تحریک پر ۲ رجون کے جلسے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل پر قرار پائے تھے نہایت کامیابی سے ہوئے ـ خواتین نے بھی اکثر مقامات پر اس کار خیر میں پُر جوش حصہ لیا ـ قادیان ـ بٹالہ ـ امرتسر ـ لاہور کے جلسے بہت شاندار اور بارونق تھے رپورٹیں الفضل میں چھپ رہی ہیں ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ جون ۱۹۲۹ء

حفظان صحت

ہیضہ (کالرا)

CHOLERA

تعریف کالرا ایک قسم کا شدید متعدی مرض ہے جس میں اسہال اور الٹی کثرت سے اور ضعف بھی زیادہ ہو جاتا ہے درجہ حرارت کم ہو کر مریض ٹھنڈا ہو جاتا ہے اکثر دفعہ پیشاب بھی بند ہو جاتا ہے اس مرض سے اموات تیس ۳۰ سے اسی ۸۰ فیصدی تک ہوتی ہیں۔

زمانہ اخفا اس بیماری کا زمانہ اخفا بہت تھوڑا یعنی ایک یا دو دن کا ہوتا ہے ایک حملہ سے معمولی قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے دوسرا حملہ بھی ہو سکتا ہے یہ مرض صرف انسان کا ہے اس کی روک تھام کا وہی طریق ہے جو ٹائیفائڈ بخار کا ہوتا ہے۔ یعنی پانی صاف نلکوں کا - دودھ ابال کر پینا - اور مکھی وغیرہ سے پرہیز۔

وبا کی وسعت ہیضہ کا گھر بنگال - دریائے گنگا کا ڈیلٹا ہے اس مرض سے بیس ۲۰ سال میں سات لاکھ اموات ہندوستان میں ہوئیں دنیا میں جو لوگ ہیضہ سے مرتے ہیں - ان میں سے ستانوے ۹۷ فیصدی ہندوستان کا حصہ ہے۔

اسباب اور مرض پھیلنے کے ذریعے ہیضہ کا ایک خاص جرم ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ جس کے پیٹ میں یہ جراثیم داخل ہو جائیں اس کو ہیضہ ہو جائے - کیونکہ معدہ میں کھٹی رطوبت ہوتی ہے جو ہیضہ کے جرم کو ہلاک کر دیتی ہے - ہاضمہ کا فعل تیز ہو - تو خطرہ نہیں - اگر وبا کے دنوں میں خالی معدہ رکھا جائے - تو خطرہ ہوتا ہے اصل طریق یہی ہے کہ نہ اتنا کھایا جائے کہ ہاضمہ خراب ہو جائے اور نہ ہی خالی معدہ رکھا جائے جس سے بیماری لگنے کا اندیشہ ہو - اگر وبا کے دنوں میں ہاضمہ خراب ہو - تو مرض جلدی لگ سکتا ہے - جس کی وجہ یہ ہے کہ معدہ کی کھٹی رطوبت جرم کو ہلاک کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتی - پھر یہ جرم معدہ سے بچ کر انتڑیوں میں جا کر نشوونما پاتا ہے - کیونکہ انتڑیوں کی رطوبت کھاری ہوتی ہے اس میں جرم مرتا نہیں - کھٹی رطوبت میں ہلاک ہو سکتا ہے - اس مرض کے بھی کیریئر ہوتے ہیں - اُن کی انتڑیوں میں جراثیم ہوتے ہیں کیریئر شخص کی صحت کی حالت میں خطرہ نہیں ہوتا - ہاں اگر کھانے میں بے اعتدالی کی جائے تو حملہ ہو سکتا ہے ولایت میں سوموار کے دن کثرت سے ہیضہ کے کیس ہوتے ہیں کیونکہ اتوار کو

کے دن شراب وغیرہ پینے کی وجہ سے بے اعتدالیاں کر لیتے ہیں - اگر کچے پھل اور سبزیاں وغیرہ گندے پانی سے دھوئی جائیں تو اس وجہ سے بھی مرض لگ سکتا ہے - اس لئے چاہیئے کہ وبا کے ایام میں سبزی اور پھلوں کو پرمینگینٹ آف پوٹاش کے ہلکے لوشن سے صاف کر لیا جائے ؛

مرض پھیلنے کے طریق یہ مرض انسانوں کے ہاتھوں پھیلتا ہے عموماً تجارت اور سفر کرنیوالوں کے ذریعے وبا بڑھتا ہے اس مرض کے جراثیم منہ کے راستے داخل ہوتے ہیں - خراب پانی کے استعمال اور مکھی وغیرہ کے ذریعے بھی لگ جاتا ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

پانی گندے تالاب - کنوئیں - دریا - نہر حتّٰی کہ سمندر کے پانی میں بھی جراثیم پائے گئے ہیں - کیونکہ اکثر دفعہ ان جگہوں پر جا کر لوگ کپڑے دھوتے اور طہارت وغیرہ کرتے ہیں - اگر شہر کی گندی نالی کا پانی دریا میں گرے اور اس کا پانی استعمال کیا جائے تو وبا شروع ہو جاتی ہے ؛

چھوت مکہ میں جب لوگ حج کے لئے جاتے ہیں تو بعض دفعہ ہیضہ کی وبا شروع ہو جاتی ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ گندگی اور مکھی وغیرہ سے پرہیز نہیں ہوتی - بوجہ ہجوم کے اچھی طرح احتیاط نہیں ہو سکتی - اگر تیمار دار کے مریض کے پاخانہ اور قے سے ہاتھ آلودہ ہو جائیں اور وہ بغیر ہاتھ صاف کیئے کھانا کھالے - تو بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے - پھر مریض کے مستعملہ کپڑے بغیر ادویہ سے پاک کرنیکے استعمال کر لئے جائیں - تو بیماری لگ سکتی ہے - دُودھ میں یہ جرم کم نشوونما پاتا ہے - وجہ یہ ہے کہ دُودھ میں ایسڈ (کھٹاس) ہوتا ہے ؛

مکھی مکھی کی امعا میں اور ٹانگوں پر تین دن تک ہیضہ کا جرم زندہ رہ سکتا ہے یہ جرم خشک ہو جاتا ہے - پس ہوا اور گرد و غبار کے ذریعے یہ مرض لگنا ناممکن ہے مریض کا بچا ہوا کھانا نہیں کھانا چاہیئے ؛

قوّتِ مدافعت ہیضہ کا ٹیکہ حفظ ماتقدم کے لئے مفید ہے اس ٹیکہ سے قوّتِ مدافعت تھوڑی پیدا ہوتی ہے اس ٹیکہ کا اثر چھ ماہ تک رہتا ہے - جاپان میں ہیضہ کا ٹیکہ بہت لگانے کی وجہ سے نتائج اچھے نکلتے ہیں - اگر شہر میں عام صفائی ہو اور دُودھ اُبال کر اور پانی صاف پیا جائے تو پھر ٹیکہ لگوانا ضروری نہیں - ہاں سفر کرنے والوں اور فوجی سپاہیوں - ڈاکٹروں اور نرسوں اور ہسپتال کے ادنیٰ کارکنوں کو ٹیکہ لگوانا ضروری ہے کالرا ویکسین عام طور پر ٹیکے کے ذریعے جلد میں داخل کی جاتی ہے مگر منہ کے راستے دینے کا بھی کامیاب تجربہ ہوا ہے ؛

قرنطینہ اوائل میں مسافروں کو پانچ دن تک بند رکھتے تھے مگر اب خوردبین کے ذریعے پاخانہ کا ملاحظہ کر کے جلدی مسافروں کو چھوڑ دیتے ہیں ؛

حفاظتِ ذاتی

صفائی کا اعلیٰ اہتمام چاہیئے۔ جسم اور ماحول دونو کی صفائی لازمی ہے تیماردار کھانا کھانے سے قبل خوب اچھی طرح ہاتھ دھولیا کریں۔ مریض کے کمرے میں کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔ کھانا تازہ اور گرم کھاؤ۔ غذا ڈھانک کر اور مکھی سے بچاکر رکھنی چاہیئے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ کھانا پک چکنے کے بعد جرم آلودہ نہ ہوجائے۔ گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہ ہونے دینا چاہیئے طاقت کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ بے اعتدالی نہیں ہونے دینی چاہیئے غذا زود ہضم اور باقاعدہ وقت پر کھاؤ۔ ثقیل کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور ہاضمہ بگڑنے دینا نہیں چاہیئے صبح ناشتہ کرنا چاہیئے۔ خالی معدہ باہر نہیں جانا چاہیئے۔ خالی معدہ پانی مت پیو÷

اِن سب باتوں پر وبا کے ایّام میں ضرور عمل کرنا چاہیئے۔ اور ان ایّام میں اگر معمولی بدہضمی کی شکایت ہو یا اسہال شروع ہوجائیں۔ تو فوراً علاج کی طرف توجہ کریں ÷

نسخہ

گندھک کا ہلکا تیز آب دس قطرے۔ اور کلورو ڈین بیس قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملاکر تین دفعہ پیو۔ (جب بھی اُن ایّام میں معمولی سی شکایت معلوم ہو۔ تو یہ نسخہ استعمال ہوسکتا ہے) مریض کے ساتھ رہنے والے لوگ ٹیکہ لگوائیں۔ ہیضے کے دنوں میں پیاز اور سرکہ کا استعمال اچھا ہوتا ہے۔ مریض کا پاخانہ اور قے گاڑھے کے کپڑے میں ڈال کر جلادو۔ وبا کے ایّام میں مرض کا خوف نہیں کھانا چاہیئے اس طرح قوّتِ مدافعت کم ہوجاتی ہے اور حملہ جلد ہوجاتا ہے۔ استغفار بہت کرو۔ اور خدا کے فضل کی امید ہونی چاہیئے ÷

خاکسارہ مریم بیگم۔ کاکامری۔ مشرقی افریقہ

نور کی تلاش

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل!!!
لیکن اکبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے!!!

مَیں نے سُنا۔ خاص سے سُنا! عوام سے سُنا! بڑوں سے سُنا۔ چھوٹوں سے سُنا!! اک "نور" ہاں ہاں "نور" ایک بے حد لطیف شئے ہے۔ وہ بہت ہی دلفریب چیز ہے۔ اور وہ نہایت مسرور کُن جلوہ ہے ÷

مَیں نے اسکی توصیف سُنی کہ وہ دل کو مجلّی کرنیوالی چیز ہے۔ تاریکیوں کو یکدم کافور کردینا اسکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ مقرّبِ خدا بنادینا اسکا ایک معمولی سا فعل ہے!۔ مجھے بتلایا گیا کہ اسکا حُسن ایسا حُسن آفریں ہے جس سے غم ہائے گوناگون یک قلم پامال ہوجاتے ہیں۔ اسکے پرتو سے قلبِ مطمئن حاصل ہوتا ہے اور اک اسکو پالینے کے بعد خطرہ صراطِ مستقیم سے پھسلنے کا نہیں! ہاں بالکل نہیں رہتا!!!

KHILAFAT LIBRARY

مَیں اس نور کی نادیدہ عاشق بن گئی۔ اسہی کی جستجو میں لگ گئی۔ شب و روز اسی کی تلاش میں رہنے لگی۔ بغیر پتہ و نشان کے۔!! عقل نے مجھے ملامت کی کہ

کچھ ہوش کر منزل کا پتہ نہیں ٹھکانے کا علم نہیں۔ یوں سرگردان پھرنے سے بھلا کس طرح لیلیٰ مقصود کو پاسکے گی۔ درست!! میں نے اس نور کا پتہ یگانوں سے پوچھا، بیگانوں سے پوچھا، کمسنوں سے پوچھا، بڈھوں سے پوچھا، عالموں سے دریافت کیا، فاضلوں سے استفسار کیا۔ مگر کسی نے تسلّی بخش جواب سے میری تشفّی نہ کی۔ کہا تو یہ کہ "نور" ایک چیز ہے ضرور مگر اسکی تجلّی گاہ کے متعلق کچھ علم نہیں۔!!! میں نے مایوسانہ چاروں طرف نظر دوڑائی شاید کوئی میری رہبری کرے مگر نگاہیں ہر طرف سے بھٹک کر واپس ناکام پھریں۔ الٰہی!! تو کیا یہ "جلوۂ نور" کوئی عنقا چیز ہے؟ یا محض افسانہ ہے؟ کیا بہتر ہے کیوں اسکی منزل گاہ کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ او ہو!!! ضرور یہ فسانہ ہے اور حقیقت و اصلیت سے خالی۔ واہ تو بھی عجب کوتاہ بین ہے کہ ایک خواب پریشان کی تعبیر کے پیچھے لگ کر قیمتی اوقات کو ضائع محض کر رہی ہے" یہ عقل کی رائے تھی ع "عقل کو تنقید سے فرصت نہیں! عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ!" - یہ دل کا مشورہ تھا

میں پھر مصروف جستجو ہوئی مگر کس طرح! جیسے کوئی تھکا ہارا اور دل برداشتہ سا ہوتا ہے کیونکہ عقل ہر بار یہی تقاضا کرتی تھی کہ "نور" کو پالینا اور اس جستجو میں کامیاب ہو جانا یقینی نہیں لیکن دل کی ہر لحظہ یہ پکار تھی کہ اپنی سی سعی کیئے جا اور تلاش جاری رکھ۔ میری ہمت تھی کہ رہی جاتی تھی!! "نہیں اس جلوے کی کوئی حقیقت نہیں اگر ہے بھی تو وہ ایک کوئی مخفی رہنے والی شے ہے جسکو میں یقیناً نہیں پاسکونگی" یہ اور اسی قسم کے دیگر خیالات دماغ میں چکر لگاتے تھے قریب تھا کہ میں مایوس ہو جاؤں اور اس جستجو سے دست بردار، اسکو خیال خام جان کر سر سے نکال دوں کہ ناگاہ ایک خوش پوش ہستی نے میری مایوسی کو امید سے بدل دیا۔ میں تھک کر بیٹھنے ہی کو تھی کہ یکا یک وہ ہستی ظاہر ہوئی اور یوں کڑک کر گویا ہوئی۔ اس طرح جیسے گھنگھور گھٹا میں رعد کی آواز۔ بعینہٖ اسی طرح گرج کر کہا۔ ع جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں۔ بارے امید بندھی کہ یہ شے عنقا نہیں اور صفحۂ دنیا پر ہے ضرور۔ حوصلہ کیا اور پھر روانہ ہوئی +

KHILAFAT LIBRARY

آفتاب نے فاصلہ نصف النہار طے کر لیا ہے مگر میری منزل کا ابھی تک صحیح راستہ معلوم نہیں اور میری جستجو برابر جاری تھی۔ تپش قہر زائے بیاباں بھبھوکا سا ہو رہا تھا، ذرات چنگاریاں بنے ہوئے تھے، زمین!!!! ایسی معلوم ہوتا تھا کہ سنار کی کٹھالی ہے جو سونا پگھلانے کے لئے تپائی جا رہی ہے۔ ننھے منھے پرند اس آتش سوزاں کی تاب نہ لاتے ہوئے منہ کھولے ہانپ رہے تھے اور زبان حال سے "این المفر" پکارتے تھے۔ مگر میں اپنی دھن میں ایسی مستغرق تھی کہ ان جی توڑ دینے والی ایذاؤں کا کچھ احساس نہ تھا۔ چلتی گئی اور در مقصود کو تیز تیز منظروں سے ڈھونڈتی گئی۔!! میں نے اس کی تلاش کی، تجسس کی، ڈھونڈا، خوشگوار تر بہار

گلستانوں میں، پُرخار بیابانوں میں، ہولناک جنگلوں میں، ویران کوہساروں میں، قعرِ دریا میں، پایاب پانیوں میں، بلند و بالا پہاڑوں پر، عمیق گہرائیوں میں غرض تحت الثریٰ تا بہ ثریا ڈھونڈ مارا مگر وائے حیرانی کہ ابھی تک میری قسمت میں اس "نور" سے ہم آغوش ہونا ممکن نہ ہُوا +

KHILAFAT LIBRARY

آفتاب گرم لُوؤں کی لپیٹ اور بادِ تُند کے جھونکوں سے چاہتا تھا کہ میرے پائے ثبات میں لغزش ڈالے اُس نے اپنی سی کی بھی بہت مگر جب مجھ پر اثر ہوتا نہ پایا تو عاجز آکر ہتھیار ڈال لگا نرمی سے کام لینے۔

اب تیز تُند اور پُرسوز لپٹوں کی جگہ ہلکی نرم ہَوا چلنے لگی۔ چھیڑتی تھی، گُدگُداتی تھی۔ لپٹتی تھی، لپٹاتی تھی، اور چاہتی تھی کہ مَیں کسی طور اپنے ارادے سے باز آجاؤں۔ مگر میرے دل کو "نور" کی لگن ایسی لگی تھی کہ گرمی و نرمی کا کچھ اثر ہی نہ تھا مجھے ان نرم و خوشگوار جھونکوں نے تھوڑا بھی متأثر نہ کیا میں بدستور چلی جاتی تھی ہَوا کے جھونکے کچھ دُور تک میرے تعاقب میں آئے اور مجھے متوجہ نہ پاکر آخر مایوس واپس لوٹ گئے۔

اب دھندلکا سا ہو چلا آفتاب کی منزل کا اختتام قریب ہے ماہتاب کی آمد آمد کا شور ہے۔ مگر میری منزل؟ آہ! ابھی بے نام و نشاں۔ مَیں نے زمین کو دیکھا پھر حسرت بھری نگاہوں سے آسمان کو!!! آفتاب اپنی منزل کی آخری سیڑھیاں طے کر رہا تھا! مَیں نے حسرت سے اسے دیکھا۔ یا اللہ کبھی میری منزل کی بھی آخری سیڑھی نظر آئیگی۔ !!!

میرے دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کے مغربی رُخ پر۔!!! جس رُخ پر میری مسافت تھی۔ سُرخ شفق نمودار ہوئی اور ڈوبتے آفتاب کی کرنیں اس کے کناروں پر چمکنے لگیں اس طرح جوں "نوعروس" کے گلنار دوپٹہ پر سنہری ٹھپہ!! ۔یہ سماں ایسا دلفریب، اتنا دلکش، اور اسقدر حسین تھا کہ میں بالکل محو بیخود ہی ہوگئی ۔ امَیں ٹھٹکی! اوہو!! کیا حسین منظر ہے۔ کہیں اسی جگہ تو میرا دُرِ مقصود نہ ہو۔ ہاں ہاں! کتنا دلکش و دلفریب جلوہ ہے ضرور ضرور یہی میرے "نور" کی منزل گاہ ہے مَیں نے بے تابی و بے صبری کے ساتھ اس مغربی پُرشفق و خوبصورت رنگین فضا کو جلد جلد دیکھا! گھبرائی ہوئی نظروں سے، دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ!! مگر آہ مغرب مغرب ہی تو ہے اس میں حقیقی "نور" کا پتہ کہاں؟ یہاں تو سراپا ملمع سازی کا کام ہوتا ہے۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ "نور"! جسے مَیں "نور" سمجھی تھی!!! میری آنکھوں سے پنہاں ہوگیا اور آنِ واحد میں ظلمت کی سیاہ چادر اس فضا پر پھیل گئی۔

!! افوہ! میرا قیمتی وقت!!! میرا انمول وقت!!! مغربی ملمع ساز "نور" جعلی "نور" نے، کھو دیا جلوہ کی ایک جھلک دکھائی!! مسرور کیا مسحور کیا مگر عارضی!! ۔نہیں! بالکل نہیں! مَیں ایسا "نور" نہیں چاہتی!! نہیں چاہتی! جو ذرا سی دیر آنکھوں کے

روشن کرے اور پھر گم! نہیں نہیں!! مجھے تو وہ نور چاہیئے جو ہمیشہ ہمیش میری آنکھوں میں بسا رہے!! میرے دل میں سما جائے اور - جسکے بعد میرے دل میں کوئی ہوس باقی نہ رہے - میں تو ایسے "نور" کی طالب ہوں۔

"مغربی رخ پُر نور کی تلاش!!! محض بے سود اکیونکہ اُسکا ہر ایک جلوہ زرنگاری، عارضی، اور وقتی ہے تم کو اگر واقعی حقیقی "نور" کی تلاش ہے تو شرقی سمت اختیار کرو"

یہ میرے دل نے صدا دی - میں تو ہر صورت حقیقی "نور" کی متلاشی تھی وہ جہاں کہیں بھی ہو اسکے پالینے کی خواہشمند تھی مجھے اس سے کیا غرض کہ وہ مغرب میں ہو یا مشرق میں تمنّا تو یہ کہ وہ مجھے مل جائے ضرور - اب میں مغربی راستہ ترک کرکے مشرقی سمت کو ہولی -!!

KHILAFAT LIBRARY

لیلئ شب کی زلفیں بڑی خوبصورتی اور پوری شان سے کمر تک لہرا رہی تھیں - اُن زلفوں سے سیاہی اس طرح ہم آغوش تھی جیسے "عشق پیچاں" کی بیل سے سانپ - ان خوبصورت و دراز گیسوؤں نے عالم کو مسحور کر رکھا تھا ہر ایک محو بیخودی تھا کیا کم عقل و بیوقوف، کیا عقیل و دانشور، کیا جاہل و بے علم، کیا عالم و گریجوایٹ کیا طفل شیر خوار، کیا پیر بزرگ، کیا نوجوان، کیا معمر، کیا رند، کیا زاہد - غرضیکہ ہر ایک ہستی پر اسکا ایک تصرف جادو اثر طاری تھا -! آسمان پر ستاروں کی بساط بچھی تھی اور کہکشاں سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی نکل گئی تھی!! مگر میرے "نروس سسٹم" پر کسی بات کا اثر نہ تھا مجھے تو بس ایک ہی لو لگی تھی کہ کاش! میں نور کو پالوں - کاش مجھے نور مل جائے -! اسی تمنا میں محو چلی جاتی تھی - ماہتاب میری اس لگن، میری جستجو، اور میری اس دُھن کو بادلوں کی اوٹ سے جھانکتا اور مسکرا کر پیچھے ہٹ جاتا *

یا اللہ!! کیا میں بے نیل و مرام رہونگی؟ - کیا مجھے دُرِ مقصود سے مایوس ہو جانا چاہیئے؟!!! مایوسی؟ آہ اُف کلیجہ مُنہ کو آگیا - کیا سچ میں اس "نور" سے محروم رہونگی؟ کیا میں اسکے حصول میں ناکام ہونگی؟ - عقل نے قہقہہ لگایا "میں نے تو تجھے پہلے ہی کہدیا تھا لن ترانی لن ترانی آ اب بھی مان لے" - اس صدائے مایوس کن نے بیتاب دل پر چرکہ لگایا - آہ محروم تمنّا! - اب میں واقعی مایوسی کے انتہائی درجہ پر تھی - میرے قدم ڈگمگائے، اور میں سراپا حسرت و یاس بن کر بیٹھ گئی ناگاہ حسینۂ صبح نمودار ہوئی اور شفق آلود سفیدی گویا اسکے رُخ پُر نور کا غازہ - اب میں اُکتا گئی میرے پاؤں رہ چلے اور تھک سی گئی - اب آگے بادیہ پیمائی جاری رکھنا دشوار سا ہو گیا -!!! اسی طرح جس طرح حضرت موسیٰ کو منزل مقصود پر پہنچکر تھکان محسوس ہونے لگی تھی -!! ہاں اسی طرح اگرچہ مجھے علم نہ تھا مگر میری منزل مقصود یہاں پہنچکر ختم تھی اور آگے سفر جاری رکھنا محض بے سود تھا!!! پس تصرف الٰہی کے ماتحت میرے

پاؤں چلنے سے انکاری ہو گئے - مگر اس حکمت کو میں نہیں سمجھی!!! بیٹھ گئی حسرت و یاس کے ساتھ - آہ اے "نور" تو کہاں ہے؟ کاش تو مجھے اپنے جلوہ سے مسرور کرتا! --- اچانک میری آنکھوں میں چکا چوند پیدا ہوئی اور ساتھ ہی میری نگاہیں لرز کر سامنے کی مشرق فضا کی جانب اٹھیں!!!+

KHILAFAT LIBRARY

بہت خوبصورت نظارا - تمام زمین سونے کی طرح!! نہیں اس سے بہت زیادہ دمک رہی تھی - مگر رعب و داب سے ہر طرف سناٹا تھا! اشجار جھک گئے، طیور خاموش ہو گئے، آبشار تھم گئی - عجیب بالکل عجیب جلوہ تھا - میں!! اپنے حواس میں نہ تھی میرا دل بڑے زور زور سے دھڑک رہا تھا، پاؤں جم گئے تھے، آنکھیں ساکت! اور اس جلوہ پر گڑی ہوئی تھیں جسم --- بید کی مانند کانپ رہا تھا - لیکن! اس نور کی شعاعیں میرے جسم سے اس طرح کھیل رہی تھیں جوں نیلگوں آسمان پر بجلیاں - میں ششدر کھڑی تھی - کچھ سوجھتا نہ تھا!!! جب ذرا حواس درست ہوئے میں نے اپنے آپکو "نور" کی آغوش میں پایا، اور!! تمام جہان کی مسرتیں میرے دامن میں تھیں!!!! +

امۃ الحفیظ بیگم از مانڈلے

مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے سب بہنیں کوشش کریں

تاریخی معلومات

علم دوست عورتیں

شہزادی زیب النساء بیگم اورنگ زیب عالمگیر شاہنشاہ ہند کی نامور بیٹی ۱۰۴۸ھ ہجری میں پیدا ہوئی - یہ شہزادی جس طرح حسن و جمال عقل و کمال میں شہرۂ آفاق تھی - ویسے ہی علم و فضل میں یکتائے روزگار تھی - یوں تو خاندان مغلیہ کی تمام شہزادیاں اور بیگمات نہایت عالمہ اور فاضلہ ہوتی تھیں - لیکن شہزادی موصوفہ سخن سنجی اور بذلہ گوئی میں اپنا نظیر نہ رکھتی تھی - ابتدائی عمر میں ملا جیون جیسے باکمال سے صرف و نحو و فقہ اور محمد سعید اصفہانی سے شاعری میں تعلیم حاصل کی علاوہ ازیں حافظۂ قرآن تھی - خط ایسا صاف اور نستعلیق تھا - کہ بہت کم خوش قلم اسکا مقابلہ کر سکتے تھے - اکثر فاضلہ عورتوں کی طرح زیب النساء نے بھی تمام عمر شادی نہیں کی - بہت سی کتابیں اسکی تصنیف کردہ اسکی یادگار ہیں جنمیں سب سے بڑا جوہر اسکا منظوم کلام "دیوان مخفی" کے نام سے مشہور ہے شہزادی مخفی تخلص کرتی تھی +

زیب النساء کی بہت رباعیاں اور غزلیں مشہور ہیں - لیکن اسکے کلام سے پایا جاتا ہے کہ ایک قسم کی دردناک حالت اسکی طبیعت پر چھائی رہتی

تھی۔ اکثر باغوں میں ٹہلتی یا آبشاروں پر پہنچتی اور وہاں پانی کی اُچھل کود اسکے نشیب و فراز کی کیفیت دیکھتی تو اسکو ایسے دردانگیز پیرایہ میں باندھتی جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ گزرا ہو۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرماتی ہیں :-

اے آبشار نوحہ گر از بہر کیستی
چیں بر جبیں فگندہ ز اندوہ کیستی
آیا چہ درد بود کہ چوں من تمام شب
سر را بسنگ میزدی و میگریستی

یہ باکمال شہزادی بدیہہ گوئی میں بھی عدیم المثال تھی۔ ایک دفعہ ایک شہزادے نے مشاعرہ میں یہ شعر پڑھا۔ ؎

مقرر کردہ ام در دل ازیں درگہ نخواہم رفت
سر اینجا سجدہ اینجا بندگی اینجا قرار اینجا

زیب النساء نے فی البدیہہ کہا:۔ ؎

چہ آساں دیدۂ زاہد طریق عشق بازی را
تب اینجا آتش اینجا اخگر اینجا شعلہ ہا اینجا

ایک مرتبہ زیب النساء نے اپنے ہمعصر شعرا کے مشاعرہ میں یہ شعر پیش کیا۔ ؎

اگرچہ من لیلےٰ اساسم دل چو مجنوں در ہواست
سر بصحرا مے زنم لیکن حیا زنجیر پاست

اسپر پختہ مغز شاعر ناصر علی نے ذیل کا شعر جواب میں لکھا:۔ ؎

عشق ناخام است باشد بستۂ ناموس و ننگ
پختہ کاران جنوں را کے حیا زنجیر پاست

زیب النساء نے فوراً جواب الجواب لکھا دیا ؎

پاکبازان محبت را حیا باشد مدام
چوں تو مرغ بے حیا را کے حیا زنجیر پاست

ایک دفعہ کسی ایرانی شہزادے نے یہ شعر لکھ کر شہزادی زیب النساء کی خدمت میں بھیجا۔ ؎

خود نمائی مے کنی اے شمع محفل خوب نیست
من ہمے خواہم کہ روزے در چمن بینم ترا

جواب میں شہزادی نے اپنا تخلص مخفی جس خوبی سے نباہا ہے۔ وہ قابل داد ہے۔ ؎

بلبل از گل بگذرد گر در چمن بیند مرا
بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا
در سخن مخفی شدم چوں بوئے گل در برگ گل
میل دیدن ہر کہ دارد در سخن بیند مرا

عالمگیر کے دربار میں ایک جلیل القدر عہدہ دار عاقل خان نامی تھا۔ ایک دفعہ اس نے کسی بات سے ناراض ہو کر استعفا دیدیا۔ اور بعد میں پھر ملازمت کی خواہش کی۔ زیب النساء نے اسپر ایک شعر لکھا۔ جو آجتک ورد زبان ہے بلکہ اس شعر کا آخری مصرعہ تو ضرب المثل مشہور ہو گیا ہے لکھتی ہیں:۔ ؎

شنیدم ترک خدمت کرد عاقل خاں بنادانی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

شہزادی موصوفہ کے مزاج میں سادگی بہت تھی۔ اور زینت و تکلف کو کم دخل تھا کسی نے کنایۃً اسکو نصیحت کی کہ بادشاہوں کو اپنی شان کے

KHILAFAT LIBRARY

مطابق شہنشاہانہ کروفر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس نے نہایت بے اعتنائی سے جواب دیا۔ ؎

دخترِ شاہم ولیکن رو بفقر آوردہ ام
زیب و زینت بس ہمینم نام من زیب النساء

خاکسار افضل بیگم مسز محمد عمر صاحب
اوورسیر جوہی۔ سندھ

زندگی اور صحت

(گذشتہ سے پیوستہ)

میری پیاری بہنو! میں آپکو یکم مئی کے مصباح میں بتا آئی ہوں کہ ہوا کے بعد پانی ہے۔ اب میں اس کے کچھ قاعدے اور صفائی کے متعلق بیان کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ میری بہنیں اسپر خاص توجہ فرما کر فائدہ حاصل کرینگی۔ عزیز بہنو! معلوم ہو کہ ہوا کے بعد زندگی اور صحت قائم رکھنے کے لئے پانی سب سے زیادہ ضروری ہے جیسے پاک صاف ہوا ضروری ہے ویسے ہی پاک صاف پانی ضروری ہے۔ جس طرح ہوا کا کثیف ہونا بیماری کا موجب ہوتا ہے ایسا ہی کثیف پانی سے بھی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ بہت سے مہلک امراض پانی کی کثافت سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً بھاری پانی پینے سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔ ایسا ہی اگر پانی میں نباتاتی یا حیوانی کثافت ملی ہوئی ہو تو اس سے دست پیچش۔ پیٹ کے کیڑے اور ہیضہ وغیرہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے صحت کی حفاظت کے لئے پانی پاک صاف رکھنا چاہیئے۔

میری عزیز بہنو! عمدہ اور صاف پانی کی مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:۔

(۱) اس میں کسی قسم کی بو نہ ہو (۲) خوش ذائقہ ہو (۳) بیرنگ ہو (۴) اس کی سطح پر کوئی چیز نہ تیرتی ہو وغیرہ وغیرہ۔ تلخ یا نمکین کثیف پانی کی علامت ہے۔ ہم جو پانی روزمرہ استعمال کرتے ہیں وہ دریاؤں ندیوں نہروں خاصکر کنوؤں سے حاصل ہوتا ہے اس لئے میں صرف کنوئیں کے پانی لکھنے پر اکتفا کرتی ہوں۔ کنوئیں ایسے مقام پر نہ کھدوانا چاہیئے جہاں زمین کثیف ہو یا کھنڈرات یا دلدل ہو یا قریب میں نشیب یا قبرستان وغیرہ ہو۔

اگر کنوئیں کی گہرائی دس گز سے کم ہو تو اس کے پانی کی صفائی مشتبہ ہے کنوئیں میں سے پانی صاف رسی اور ڈول سے نکالنا چاہیئے چمڑے کے ڈول سے پانی نہ بھرنا چاہیئے اس سے پانی کثیف ہو جاتا ہے سال میں ایک دفعہ کنواں ضرور صاف کروا دینا چاہیئے اگر خدانخواستہ کسی گاؤں یا شہر میں ہیضہ پھیل جائے تو سب سے زیادہ کنوئیں کے پانی کی صفائی کا خیال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عام طور پر کنوئیں کے پانی کے خراب ہونے کی علامت ہے۔ اسوقت کنوؤں میں چونے کی سفیدی یا پرمینگنیٹ آف پوٹاش ڈلوا دی جائے۔ چنانچہ اگر کنواں بڑا ہو تو ایک من سفیدی یا تین سے چھٹانک پرمینگنیٹ آف پوٹاش ڈلوانی چاہیئے اور اگر کنواں چھوٹا ہو تو بیس سیر سفیدی یا ڈیڑھ چھٹانک پرمینگنیٹ آف پوٹاش ڈلوائی جائے۔

پیاری بہنو! پانی کے رکھنے کے لئے شیشے یا چینی کے برتن ہوں اور تام چینی کے برتنوں میں تو پانی رکھنا بہت بہتر ہے۔ لیکن اگر ایسے برتنوں کا انتظام نہ ہو سکے تو تانبے یا پیتل کے صاف گھڑوں یا مٹکوں میں پانی خوب ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ کم از کم مٹی کے روغنی یا چکنے گھڑے یا مٹکے میں رکھنا چاہیئے اور اسے ہر روز خالی کر کے اندر سے ایک صاف خشک کپڑے سے پونچھ کر پھر اس میں پانی بھرنا چاہیئے۔ مٹی کے مٹکے یا صراحیاں جو مسامدار ہوتی ہیں ان میں پانی رکھنے سے گرمیوں میں ٹھنڈا تو ضرور رہتا ہے لیکن انکے مسامات میں میل بھر جانے سے وہ بہت جلد کثیف ہو جاتی ہیں پس اول تو ایسے برتنوں میں پانی رکھنا ہی نہ چاہیئے۔ اگر مجبوراً رکھا جائے تو انہیں روزانہ دھلوانا چاہیئے۔ اور پندرھویں دن انکو بدل دیا جائے +

عزیز بہنو! ہیضے اور وبائی امراض کے دنوں میں پانی کو اُبال کر اور کپڑے میں چھانکر پینا چاہیئے۔ اگرچہ اصول صحت کا مضمون بہت لمبا ہے لیکن اس رسالے * کو مدنظر رکھتے ہوئے مضمون مختصر کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے جو اصول اب تک بتائے ہیں انپر عمل کرنا بھی فائدے سے خالی نہیں — ہندوستان جیسے مفلس ملک میں آئے دن کی وبائی بیماریاں موسمی بخار خرچ کا بہت سا بار ڈال رہے ہیں اور اگر ان بیماریوں کے باعث جو آمدنی میں نقص پڑتا ہے اسکا اندازہ لگایا جائے تو ایک بڑا بھاری نقصان ہے جو ملک کو اٹھانا پڑتا ہے جسکی وجہ بالکل یہی ہے کہ ہندوستانیوں میں اصول صحت کا نہ علم ہے اور نہ عمل سے دلچسپی ہے۔ احمدی جماعت چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ممتاز جماعت ہے اس لئے جہاں خدا تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجکر ہماری روحانی اصلاح فرمائی ہے وہاں ہماری جسمانی صحت بھی عمدہ ہونی چاہیئے تاکہ ہم دنیا کے سامنے ہر پہلو سے نمونہ بن سکیں۔ لہٰذا اب غرض اس مضمون کے ذریعہ توجہ دلاتی ہوں اور خصوصاً اپنی بہنوں کو متوجہ کرتی ہوں کہ وہ ان اصول کو اپنا دستور العمل بنائیں تاکہ وہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی زندگی آرام سے گذار سکیں۔ میری بہنوں کو معلوم ہو کہ پانی کے بعد غذا ہے اگر اس مضمون کو دلچسپی سے دیکھا گیا تو پھر انشاء اللہ غذا کا بیان کرونگی (باقی پھر)

* تنگی

خاکسار لیاقت زمانی بیگم از قصبہ لب گڑھ ضلع گوڑگانواں

اللہ کی طرف رجوع کرو

KHILAFAT LIBRARY

بعض بہنیں ایسی ہوتی ہیں کہ اپنا تو کچھ خیال نہیں کرتیں اور دوسروں کے نقص اور بدی و غیبت کرتی ہیں اور اسی میں ساری ساری رات گذر جاتی ہے اور جب بدی و غیبت کر چکتی ہیں تب دل انکا آرام سے ہوتا ہے اور اُن کو اس بات کا خیال نہیں ہوتا کہ ہم بجائے اُسکی بدی کے اپنی بدی کر رہی ہیں۔ کیونکہ جس کی بدی ہو اُس کو تو خبر نہیں۔ پس وہ بدی اُسی پر پڑتی ہے۔ اکثر جو پاک دل اور نیک عورتیں ہوتی ہیں وہ یہی کہتی ہیں منہ پر نہیں تو دل میں کہ کیسی عورت ہے

فلاں کی بدی کر رہی ہے ٭

اے میری بہنو! چھوڑو اگر ایسی عادت ہے بجائے بدی اور غیبت کے خدا کا ذکر کرو خدا کا ذکر جنّت کی کُنجی ہے اگر اُس کا خوف دل میں ہو تو اُس کی راہ کا ملنا آسان ہے جس کا دل اللہ تعالےٰ کے فرائض پورا کرنے میں لگا رہتا ہے وہ اُس کے سایہ میں رہتا ہے ٭

اگر استغفار ہو اور اعمال صالحہ ہوں صدقہ خیرات ہو صبر و استقامت ہو اور رجوع الی اللہ ہو تو انسان تباہی اور بربادی سے بچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دینی علم بڑھاتا ہے ٭

عورتوں کو اپنا دل فراخ اور حوصلہ وسیع رکھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا کرو دُعا مانگنے والی کو وہی ملتا ہے جو وہ مانگتی ہے یا آخرت کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے یا اس کی بُرائی دُور ہو جاتی ہے جس عورت نے دُعا مانگنے کی عادت رکھی اُس پر خدا کی رحمت کے دروازے کُھل جاتے ہیں جب وہ ہاتھ اُٹھاتی ہے تو خدا کو شرم آتی ہے کہ اُسکو خالی پھیرے جب کوئی بہن اپنی دوسری بہن کے واسطے دُعا کرتی ہے تو کراماً کاتبین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی دے

پس اَب مَیں اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں ٭

از طرف خاکسار حمیدہ بیگم اہلیہ جناب ڈپٹی خلیل الرحمٰن صاحب ۔ بنگال ۔ انک پور

جزاکم اللہ نہایت پاکیزہ خیال ہیں ٭

(ایڈیٹر)

رپورٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

(از مجیدہ بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا ماہواری اجلاس حسب معمول مئی ۱۹۲۹ء کے پہلے اتوار یعنی مورخہ ۵ ر مئی ۱۹۲۹ء کو محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں احمدیہ گرلز سکول میں صبح کے وقت منعقد ہوا۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن فرمائی۔ پھر محترمہ زینب بی بی صاحبہ محاسب نے نعت خوانی کے بعد اخلاق پر اپنا مضمون پڑھا۔ اور سیدہ رفعت صاحبہ حاضرین جلسہ کو مطلع فرمایا۔ کہ آئندہ ماہواری جلسہ کے دن ۲ ر جون کا جلسہ بھی شامل ہوگا۔ اسکے بعد معلّمہ سیدہ مبارکہ صاحبہ نے سلسلہ احمدیہ کی کتب میں سے حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کے متعلق مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر معلّمہ سیدہ عصمت صاحبہ بعنوان "قرآن کیا چیز ہے" مضمون پڑھا۔ بعد میں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ کی مفید تقریر ہوئی۔ جس میں ثابت کیا گیا۔ کہ افراد سے مذہب بنتا ہے۔ مذہب سے قومیں بنتی ہیں۔ جو قوم اپنی مذہبی حالت کا خیال نہ کرے وہ کبھی دائرہ تنزّل سے نکل کر زینۂ ترقی پر نہیں پہنچ سکتی۔ اور ہر کام کی ترقی کے واسطے قربانی لازمی ہے۔ خواہ جسمانی ضرورت پیش آئے۔ خواہ مالی۔ پھر احمدیہ گرلز سکول کے لئے مالی قربانی کی ضرورت سے حاضرین جلسہ کو مطلع فرما کر چندہ میں اضافہ کرنے کی تحریک فرمائی۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا ٭

KHILAFAT LIBRARY

۱۲ مئی ۱۹۲۹ء کو ۶ بجے شام کے بعد ممبرات لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں عہدہ داروں کا انتخاب اور ۲ جون کے جلسہ کے متعلق انتظام کی تجویزیں پیش ہوئیں۔ عید اضحیٰ کے دن سکول کی طالبات نے عورتوں مردوں میں پھولوں کے ہار پیش کرکے سکول فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا ۔

۱۷ مئی ۱۹۲۹ء کو موضع تلونڈی ضلع سیالکوٹ میں سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب نے جلسہ مستورات کا انتظام کیا۔ پریذیڈنٹ لجنہ و دیگر چند ممبرات کو مدعو فرما کر کھانے وغیرہ کا انتظام کیا۔ نماز جمعہ کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تلاوت قرآن فرمائی۔ سیدہ سعیدہ صاحبہ نے نعت خوانی کے بعد نماز و دعا و فضائل درود نصف گھنٹہ بیان کئے۔ سیدہ رفعت صاحبہ نے مسلمان کے معنی اور فرائض مسلم پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ میزبان صاحبہ نے گاؤں کی عورتوں کی خواہش سے مطلع فرمایا۔ کہ وہ ۲ جون کے جلسہ میں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ کی تقریر کا شوق رکھتی ہیں۔ چونکہ یہ ناممکن بات تھی۔ لہذا اسی وقت جناب پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ سیدہ فضیلت کی تقریر فضائل رسول پر ہوئی۔ اور مناسب حال چند اسباق سیرۃ النبی سے بیان کئے گئے۔ تقریر قریباً دو گھنٹہ ہوئی۔ حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئیں۔ نوشہرہ کی عورتوں نے اپنے ہاں تقریر کروانے کی خواہش ظاہر کی جسکا وقت کی تنگی کی وجہ سے انتظام نہ ہو سکا۔ شام کے قریب دعا پر جلسہ برخاست ہوا ۔

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حسین صاحب کی اس جلسہ کی منتظمہ ہونے کی حالت میں بہت بہت شکر گزار ہے۔ خداوند کریم منتظمہ صاحبہ کو اس نیک کام کا بہت بہت نعم البدل عطا فرمائے۔ ہر طرح کا انتظام انہوں نے بہت خوبی سے سرانجام فرمایا۔ جزاکم اللہ

مستورات چکوال کا ۲ جون کا جلسہ

KHILAFAT LIBRARY

کل مورخہ ۲ جون ۵ بجے شام مسلم خواتین کا جلسہ راجہ محمد نواز خان صاحب انسپکٹر زمیندارہ بنک ہائے چکوال کے مکان پر ہوا۔ حاضرین کی تعداد قریباً سو سے زیادہ تھی۔ اہلیہ شیخ نصیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چکوال کو باتفاق الرائے صدر بنایا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو کہ اہلیہ مولوی محمد امین صاحب نے کی۔ اسکے بعد مختلف تقریریں احمدی اور غیر احمدی بہنوں کی طرف سے ہوئیں۔ اور مختلف نعتیں بھی پڑھی گئیں۔ جن پر احمدی اور غیر احمدی بہنوں نے متفقہ طور پر جلسے میں بے اختیار تحسین۔ آفرین اور تکبیر کے نعرے لگائے۔ اور سب بہنوں نے باتفاق رائے یہ ظاہر کیا کہ یہ جلسہ سابق سال کی نسبت بڑی رونق اور کامیابی سے انجام پذیر ہوا۔ بعد میں سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک احمدی بہن نے پھل میوہ وغیرہ سے تواضع کی۔ اسکے بعد سب بہنوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور جلسہ بخیر و عافیت برخاست ہوا۔ (اہلیہ محمد نواز خان)

KHILAFAT LIBRARY

مرثیہ

ہر حال میں ہے شکر ترا - میرے کردگار
گو سوزِ غم سے پہلے ہی سینہ تھا داغدار
اب اپنے عشق میں میری عمرِ رواں گذار
لیکن ہے تیرِ مرگِ پسر دل کے وار پار

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مِل حفیظ
اَے نورِ عین لختِ جگر جان و دِل حفیظ

جانِ پدر بہشت خیالی تھا تُو مرا
گو تیرے اور بھی ہیں برادر - رکھے خدا
تجھ پر تھی میرے قصرِ تمنا کی سب بناء
لیکن مری امیدوں کی تجھ پر ہی تھی نگہ

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مِل حفیظ
اے نورِ عین لختِ جگر جان و دل حفیظ

اس درد کو وہ جانتا ہے جسکو ہو یہ درد
یہ بات بس وہ مانتا ہے جس کو ہو یہ درد
اُس دل میں ایسی مامتا ہے جسکو ہو یہ درد
مرنے کی دل میں ٹھانتا ہے جسکو ہو یہ درد

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مِل حفیظ
اے نورِ عین لختِ جگر جان و دِل حفیظ

بائیس سالہ عمر تری آمدِ شباب
رنگت تھی گو یا دودھ میں نتھرا ہُوا شہاب
وہ پیاری شکل حُسن و جوانی پس حجاب
میرے چمن میں گُل تھا تو ہی غیرتِ گُلاب

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مِل حفیظ الخ

یاد آتی ہیں پسر تری خدمت گذاریاں
گھوڑے پہ تیرے دیکھوں مَیں کس کی سواریاں
کس کو سُناؤں نالۂ دل آہ و زاریاں
خود گھوڑا کر رہا ہے ترا دم شماریاں

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مِل حفیظ الخ

اسوقت تجھ کو زیبا نہ تھی ایسی بے رُخی
مجھ کو تو تیرے نوشہ بنانے کی فکر تھی
تو ڑی کمر ضعیفی میں جو تونے پیٹھ دی
دُلہن کی جا یہ تُونے لحد کیوں پسند کی

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مِل حفیظ الخ

تم کو بڑی بہن سے ہو امّاں سے پیار ہو
گُل بن کے میرا کس لئے مُرجھا کے خار ہو
سوزِ فراق سے مرا یہ حالِ زار ہو
گلہائے سوزِ ہجر کا گردن میں ہار ہو

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مل حفیظ الخ

بہنوں کی اور بھائیوں کی بھی خبر ہے کچھ
آنکھیں تو پھیریں زاری پہ اُنکی نظر ہے کچھ

اور والدۂ ثانی کے غم کا اثر ہے کچھ
وہ یاد مرتے وقت کا کہنا بسر ہے کچھ

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مل حفیظ الخ

مر کرکے تم نے زندہ کیا سب کی موت کو
سمجھا رہا ہوں قلب کو ۔ کر صبر اب نہ رو

صد چاک دل ہے کس طرح اس کو قرار ہو
تسکین بخش ۔ بیٹا ! تمھیں کچھ جواب دو

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مل حفیظ الخ

ارمانِ دل سب آہ مرے خاک ہو گئے
رنج و الم دبے تھے جو بے باک ہو گئے

پیراہنِ اُمید سبھی چاک ہو گئے
جھگڑے جو شوقِ دل کے تھے سب پاک ہو گئے

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مل حفیظ الخ

سمجھا میں اب کہ تُو تھا فقط نام کا حفیظ
ہر دم وہی ہے راحت و آرام کا حفیظ

قابل ہے دل لگانے کے وہ کام کا حفیظ
جو ابتدا کا اور ہے انجام کا حفیظ

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مل حفیظ الخ

قربان ذرہ ذرہ مرا تجھ پہ اے خدا
اس نام سے ہے بس تُو ہی اب میرا مدّعا

بے شک تو ہی حفیظ ہے حافظ ہے تو مرا
اپنے کرم سے بخش دے میری ہر اک خطاء

للّٰہ خواب میں ہی ذرا آکے مل حفیظ
اے نور عین لختِ جگر جان و دل حفیظ

ہے فضل میرے نام میں رحمٰن جو ترا
دل میں رہے نہ غیر کی اُلفت مرے ذرا

بس اپنے فضل سے ہی تو کر خاتمہ مرا
محمودِ شاہ و دین سے رکھ دل مرا ہرا

حافظ تو ہی ہے تو ہی نگہبان ہے خدا حفیظ
وردِ زباں وظیفہ ہے میرے یا حفیظ

از قلم
چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی

از زبان
میاں فضل الرحمٰن
از قادیان

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا

مرزا عبد الحمید صاحب کلرک مصباح اپنے اہل و عیال کو بستی ریاست پٹیالہ سے لائے ۔ رستے میں ان کے بچے (چودہ ماہ عمر) کو لو لگ گئی ۔ یونانی ڈاکٹری علاج بہت احتیاط سے کیا گیا مگر وہ ہونہار پیارا بچہ جاں بر نہ ہو سکا اسی روز ۱۲ جون ۹ ½ بجے عشاء انتقال ہو گیا ؎

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے ÷ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی تحریر پر ویلفیئر صفحہ ۱۱ سطر ۲ میں بجائے قادیان میں چھپنے کا اعلان کے قادیان سے شائع پڑھیں)